11/20
3327253

بخدمت جناب مفتی صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی

جناب عالی

مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ میں محمد نعمان جو کہ مدرسہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میں درجہ حفظ کی کلاس کو پڑھاتا ہوں۔ میں رمضان کے پہلے روزے کو چھٹی لے کر چلا گیا تھا تبلیغ میں ایک سال لگانے کے لیے مدرسہ کے ناظم صاحب کو درخواست دے کر اب مسئلہ یہ ہے کہ مدرسہ میں سال میں ان چھٹیوں کا وظیفہ لوں تو میرے لیے جائز ہوگا یا نہیں

جبکہ ہمارے مدرسے کی جو آمدنی ہوتی ہے وہ نہ تو زکوٰۃ کی رقم ہوتی ہے نہ صدقہ کی بلکہ وہ اکرام کے طور پہ جمع ہوتی ہے۔ اور میرا وظیفہ 6000 ہزار روپے ہے گا اس کے علاوہ آمدنی کا ذریعہ کوئی نہیں ہے۔

محمد نعمان
مدرسہ معاویہ بن ابی سفیان
ضیاء کالونی کورنگی
فون - نعمان - 03412-2537008

دار الافتاء
فتویٰ نمبر: ۷۹/۱۵۶۰
مورخہ
جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

صورتِ مسئولہ میں مدرسہ کے قواعد اور ضوابط کے مطابق عمل ہو گا یعنی مذکورہ مدرسہ میں اساتذہ کی رخصتوں اور تعطیلات کی تنخواہ سے متعلق جو ضابطہ موجود ہے۔اور بوقت تقرری استاد سے اس ضابطہ پر عمل کرنے کی بات طے کر لی گئی تھی اسی ضابطہ پر عمل کیا جائیگا،اگر ضابطہ کے مطابق سائل تنخواہ کا حقدار ہو تو اسکے لئے تنخوہ لینے میں مضائقہ نہیں۔اور اگر ضابطہ کے مطابق رمضان میں بھی قراء حضرات اپنی ڈیوٹی کے پابند ہوں اور انکی رخصتیں بلا معاوضہ ہوتی ہوں تو اس صورت میں ان ایام کی رخصتوں کی تنخواہ کا مطالبہ سائل نہیں کرسکتا ہے۔-------------------- واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۱ ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۱۱/۱۱/۱۴۳۴ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۹/۱۵۶۰

۲۰۱۳/۹/۱۸

Scanned by CamScanner